بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

﴿فسیروا فی الأرض فانظروا﴾

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"سافروا تصحوا وتسلموا"

سفر نامہ

(جزیرۂ ری یونین کا سفر)

حضرت الأستاذ والأدیب مولانا عباس صاحب

"أدام اللہ فیوضہم"

خادم الحدیث النبی الشریف بدار العلوم

زکریا، لنیشیا، جنوبی افریقہ

مرتب

محمد الیاس شیخ عفی عنہ

رفیق دار الافتاء دار العلوم زکریا

"الإنتساب"

ان عزیزوں وقدردانوں

کے نام

جو سفر ھذا کے داعی تھے

از: مولانا عباس ی آم

صاحب دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرری یونین

از ۲۶ مارچ ۲۰۰۹ء پنجشنبہ تا ۲/اپریل ۲۰۰۹ء پنجشنبہ

﴿چندروز جزیرۂ ری یونین میں﴾

حق جل مجدہ کا احسان وکرم ہے کہ اس نے ۲۰۰۹ء اپریل کی تعطیلات میں جزیرۂ ری یونین کی زیارت کا شرف بخشا۔

یہ سفران عزیزوں کی مخلصانہ دعوت اور سعئ پیہم کی بنیاد پر بندہ کے حق میں مقدر ہوا جو پچھلے چند سالوں میں دارالعلوم زکریا سے فراغت حاصل کر کے اپنے اپنے مقام پر علمی ودعوتی کاموں میں مصروف ہیں، جن میں قابل ذکر قاری شوکت لمباڈا۔ مولانا عثمان قاضی، مولوی سعید منصور، مفتی فیصل ولی اور دیگران کے رفقائے کار اور ہم جماعت احباب ہیں۔

وسط مارچ جو یہاں امتحان کا زمانہ ہوتا ہے ان حضرات نے ضروری کاغذات روانہ کیے اور ویزا کے حصول کے لیے ابتدائی کاروائی کی گئی الحمدللہ چندروز کی معمولی سی بھاگ دوڑ کے بعد ویزا حاصل ہوگئی اور سفر کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا گیا۔

اس سفر کے لیے ان مخلص احباب کو اطلاع دی گئی، انہوں نے میزبانی کو سعادت سمجھا اور

۲۶/مارچ سے ۲/اپریل تک کی تاریخ مقرر کی گئی۔

ذیل کی سطروں میں انھیں سات روزہ سفر کی ایک یادداشت ترتیب دی جارہی ہے تاکہ اس بہانہ سے وہاں کی کچھ یادیں محفوظ ہوجائیں۔

جوہانسبرغ سے روانگی:۔

جمعرات ۲۶/مارچ ۲۰۰۹ء ''AIRAUSTRAL'' کے ذریعہ جوہانسبرغ سے بوقت ۲۰، ۲ بعد ظہر پرواز شروع ہوئی اور وہاں تقریباً ۳۰، ۸ کو ہوائی جہاز زمین بوس ہوا موسم بڑا سہانہ تھا تھوڑی سی دیر میں قانونی کاروائی کے ختم ہونے پر جیسے باہر کا رخ کیا تو ایک جماعت کو استقبال میں منتظر پایا انہیں دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی برسوں پرانی یادیں تازہ ہوگئیں۔

ری یونین میں پہلی منزل:۔

ایرپوٹ سے روانہ ہوئے ۳۰ منٹ کی رفتار کے بعد قاری شوکت لمباڈا صاحب کے دولتکدہ پر پہنچے اولاً نمازِ عشاء ادا کی پھر طعام وغیرہ سے فراغت کے بعد احباب کے ساتھ مجلس میں تبادلہ خیال ہوتا رہا۔

یوم الجمعۃ ۲۷ مارچ:۔

آج پہلا دن تھا یہاں مجھے صبح سے رات تک قیام کرنا تھا اس جگہ کا نام سینٹ پال ہے یہی پر قاری شوکت لمباڈا اور مولوی جنید مادا عسکری امام ہے اور مولوی فیصل اور مولوی شاکر صاحب مکتب میں تدریس پر مامور ہے یہاں فجر کی نماز کے بعد آرام کرکے ۸ بجے سے لیکر ۳۰، ۱۱ تک پہاڑوں کے درمیان سیر وتفریح کا پروگرام تھا جمعہ

سے قبل جمعہ کی تیاری میں مشغولی رہی اور خطبۂ جمعہ احقر کے ذمہ تھا نیز نماز سے قبل آیتِ کریمہ: ﴿ أم كنتم شهداء إذ حضر يعقوب الموت ﴾ کو بنیاد بنا کر ۱۰ منٹ نصیحت کی گئی۔

نماز کے بعد کھانے سے فراغت پر آرام کیا اور عصر کے بعد حضرت مولانا ابراہیم صاحب کے مدرسہ ''البنات'' کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، مغرب تک طالبات کو نصیحت کرنے کا موقعہ ملا، مغرب کے بعد کھانے کا سلسلہ جاری رہا، بعد عشاء ''غض بصر'' کے موضوع پر ۴۵ منٹ حاضرین سے خطاب کا شرف حاصل ہوا، بعد ازاں ۱۵ منٹ میں مقامی زبان میں اس کا خلاصہ عرض کیا گیا، حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین۔

آج کا دن خیر و عافیت کے ساتھ گزرا اب آگے کی منزل طے شدہ پروگرام کے مطابق رات کا قیام مولوی عثمان قاضی کے یہاں طے تھا وہ عشاء کے پروگرام میں تشریف لائے تھے ان کے ساتھ ان کے شہر (tempo) پہنچے، بصد چین و سکون رات وہاں گزاری۔

یوم السبت ۲۸ مارچ:۔

احباب نے آج کا دن سیر و تفریح کے لیے خاص کر دیا تھا اور موسم بھی خوش گوار تھا اس لیے علی الصباح ہی روانہ ہو گئے اور پہاڑوں سے گزرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے جہاں سے ''لاوا'' اُبلتا ہے اس خاص مقام کو کوہِ آتش فشاں سے یاد کیا جاتا ہے یہاں کافی وقت گزرا دوپہر کا کھانا بھی پہاڑوں کے دامن میں کھایا گیا اور نماز ظہر بھی اسی مقام پر ادا کی گئی اور عصر سے قبل واپسی ہوئی غسل سے فراغت پر عصر اور مغرب کے

درمیان کا وقت مسجد میں گزارا گیا، آج رات کا کھانا عزیزم حافظ امداد اللہ لمبات کے یہاں تھا، ان کے بھائی حبیب اللہ کی تکمیل حفظ کا پروگرام تھا، اس لیے دستر خوان علماء اور حفاظ سے بھرا ہوا تھا، عشاء کا وقت ہو گیا نماز کے بعد پروگرام تھا سورۂ قیامہ کی چار آیتوں کی روشنی میں کچھ گزارشات پیش کی گئی سنا گیا اور پسند کیا گیا دعا پر بحسن و خوبی مجلس ختم ہوئی قیام گاہ پر لوٹے یہاں اپنے احباب کے ساتھ ۳۰،۱۱ تک مذاکرہ رہا پھر آرام سے رات گزاری۔

یوم الاحد ۲۹ مارچ:۔

رات مولوی عثمان کے یہاں گزاری فجر کے بعد آرام کیا اور ٹھیک ۹ بجے عزیز القدر مولوی جنید خیر الدین کے یہاں فطور کے لیے حاضر ہوئے مجلس میں عزیز طلبائے کرام کے علاوہ مولوی انس لالا بھی شریک مجلس رہے، ان کی شرکت کی وجہ سے مجلس باغ و بہار ہو گئی مولانا انس علمی ذوق کے ساتھ مطالعہ کے شوقین اور تحقیقی ذوق رکھتے ہیں، حق تعالیٰ ان کے اور ہمارے علم و عمل میں برکت عطا فرمائیں ناشتہ سے فراغت پر سینٹ پول روانہ ہوئے ۳۰،۱۱ پر وہاں پہنچے آج یہاں علمائے کرام کا ایک خاص پروگرام تھا یہ حضرات اقتصادیات کے موضوع پر بحث و مباحثہ اور نقاش کے لیے جمع ہوئے تھے، دار العلوم زکریا کے فاضل مولوی محمود پٹیل صاحب نے اس موضوع پر تخصص کیا تھا وہی کچھ عرض کرتے رہے پروگرام ۱۵،۱۲ تک چلتا رہا اخیر میں مرکز اسلامی کے ذمہ دار حضرت مولانا اسحاق گنگات صاحب نے احقر کو مامور کیا کہ کچھ عرض کیا جائے تو کلاً علی اللہ حضراتِ علمائے کرام کے سامنے امام محاسبی کی کتاب ''رسالۃ المسترشدین'' سے

چند باتیں عرض کی گئی تقریباً ۴۵ منٹ میں گزارشات ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے، آمین۔

قابل ذکر یہ ہے کہ اسی مقام پر استاذنا المحترم قاری محمد کروڈیا صاحب ادام اللہ فیوضہم سے برسوں بعد ملاقات کا شرف حاصل ہوا، احقر کی گزارشات پر حضرت نے خوب دعائیں دیں اور ہمت افزائی فرماتے ہوئے کلماتِ تحسین ومسرت سے نوازا۔ ان کے علاوہ کئی علمائے کرام سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی، ظہر کی اذان پر احقر کی گزارشات ختم ہوئی نماز طعام وغیرہ سے فراغت کے بعد آرام کیا، اور عصر سے قبل سیمپیر کے لیے روانہ ہوئے نمازِ عصر دورانِ سفر ادا کی، ٹھیک مغرب کے وقت مسجد حاضر ہوئے نماز کے بعد کھانے کا انتظام مولوی سعید منصور صاحب کے یہاں تھا، عشاء کی نماز بھی انھیں کے مکان پر ادا کی گئی، بعد ازاں اپنے طلبائے کرام جو ماشاء اللہ حال میں سب علماء ہیں ان کے ساتھ مجلس جاری رہی، پھر جناب قاری یوسف صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے، حضرت قاری صاحب ماشاء اللہ شریف النفس ظریف الطبع خلیق ملنسار مہمان نواز، انھوں نے اکرام ضیف میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور ایسی اپنائیت کا معاملہ کیا کہ گویا برسوں کی معرفت ہے، اور پہلی ملاقات کو دائمی ملاقات بنایا، علمائے کرام کے ساتھ ٹھنڈے گرم مشروبات کے درمیان مجلس باغ و بہار رہی، رات ۳۰، ۱۱ پر یہ مجلس برخاست ہوئی اور قیام مولوی سلیم موریا کے مکان پر تھا شب بخیر وعافیت بسر ہوئی۔

یوم الاثنین ۳۰ مارچ:۔

آج کی فجر کی نماز کے بعد سیمپیر کے ساحل سمندر سیر وتفریح کی قاری صاحب کے فرزندِ ارجمند نے رہبری کی تقریباً ایک گھنٹہ ذکر وتلاوت کرتے ہوئے سیر کرتے رہے، واپسی پر عزیزم مولوی رضوان عمر جی کے مکان پر ناشتہ کا انتظام تھا یہاں بھی علماء کی ایک جماعت موجود تھی ناشتہ کے بعد مولوی ومفتی فیصل ولی اور مولوی رضوان عمر جی اور مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ آبشار کی زیارت کے لیے جانا ہوا اگرچہ یہ مناظر کینیڈا میں دیکھ چکا تھا مگر یہاں کا آبشار ﴿وإن من الحجارة لما يتفجر منه الأنهار﴾ کا ایک بیّن نمونہ نظر آیا۔ ﴿فتبارک الله أحسن الخالقين﴾ سیر وتفریح سے ۱۲ بجے واپسی کے بعد مولوی فیصل ولی کے دولت کدہ پر دعوتِ پرخلوص سے فراغت کے بعد نماز ظہر ادا کی، اس کے بعد مرکز اسلامی پر حاضری دی اور چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد مولوی ہارون لالا کے شہر کی طرف روانہ ہوئے، یہ سفر پہاڑوں کے درمیان سے ہوا اور راستہ خطرناک تھا دورانِ سفر راستہ ہی میں نماز عصر ادا کی، ایک مقام پر نماز مغرب کے لیے ٹھہرنا ہوا نماز ادا کرنے کے بعد حاجی سلیمان موگلیاں صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضرت خدمتِ دین میں ہمہ تن مشغول ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمایا ہے، قلتِ وقت کی وجہ سے زیادہ قیام نہ ہوسکا جو ہوا سو غنیمت تھا، جانبین سے دعا سلام کے بعد آگے منزل کی طرف روانہ ہوئے مولوی ہارون کے مکان پر پہنچ کر کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر فی الفور نمازِ عشاء کے لیے مسجد روانہ ہوئے، نماز کے بعد ''مضرات الذنوت'' کو بنیاد بنا کر کچھ ضروری باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کی، بعد ازاں عزیزم مولوی عبید اللہ سیدات کے مکان پر حاضر ہوئے، اور آپس میں تبادلہ خیالات کرتے رہے، مولوی عبید اللہ نے بھی دار العلوم

زکریا ہی سے دستارِ فضیلت حاصل کی ہے، امشب کافی دیر کے بعد اجازت لے کر روانہ ہوئے، چونکہ شب کا قیام دارالعلوم میں تھا اس لیے اس قصد سے روانہ ہوئے، ناگہانی صورت یہ پیش آئی کہ پہاڑوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کار میں پیٹرول ختم ہوگیا مگر بفضلہٖ تعالیٰ دوسری کار کے ذریعہ سے یہ سفر طے ہوا، امشب ۲ بجے آرام کا موقعہ ملا، بعد نمازِ فجر بھی کچھ تقاضۂ استراحت پورا کیا۔

یوم الثلثاء ۱۳ مارچ:۔

امروز اکثر حصہ دارالعلوم کے قیام کے لیے خاص تھا اس دارالعلوم کے بانی بھی مولانا زکریا گنگات ہے جو دارالعلوم زکریا کے فاضل ہے، اس کا قیام ۱۹۹۶ء میں عمل میں آیا تھا، حضرت حکیم اختر صاحب (شفاه الله شفاء كاملاً وأطال الله بقائه) کے ایماء ومشورہ سے دارالعلوم اشرفیہ کے نام سے موسوم کیا گیا، یہ دارالعلوم پہاڑوں کے دامن میں انتہائی پرسکون وپر بہار جگہ میں واقع ہے، فی الحال ۵۰ سے زائد طلبہ علم کی تشنگی کی آگ بجھا رہے ہیں۔

الحمد للہ مدرسہ ہذا میں دو اہم پروگرام ہوئے، پہلا پروگرام حضراتِ اساتذۂ کرام کے ساتھ مذاکرہ کا رہا۔ اور دوسرا پروگرام عزیز طلباء کے ساتھ پند ونصیحت کا رہا۔ اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے دونوں مجلسیں خوب اچھی رہیں اور حضراتِ اساتذۂ کرام نے بھی گوشِ دل سے احقر کی گزارشات سنی۔

امید ہے کہ یہ دارالعلوم ان شاء اللہ پورے فرانس کے لیے مشعل راہ ومرکز رشد وہدایت ثابت ہوگا، جزیرۂ ری یونین کے اطراف میں واقع جزائر کے طلبائے کرام

کے لیے یہ دارالعلوم حق تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اگر ویزا کے مسائل نہ ہوتے تو طلبائے کرام کی ایک بڑی تعداد یہاں جمع ہوجاتی مگر امید ہے: (لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً)

یہاں سے ظہر کے بعد تقریباً ۳ بجے سیمپیر کی طرف روانہ ہوئے صرف ۲۰ منٹ آرام کیا عصر کی نماز کے بعد عزیزم مولوی احمد للہ کے مکتب میں حاضری دی بچوں کا قرآن اور مسنون دعائیں سنی، دل سے دعائیں نکلی، مغرب کی اذان میں کچھ دیر تھی مسجد کی طرف رخ کیا امشب بعد عشاء پروگرام یہاں کی مشہور ومعروف مسجد ''اطیب المساجد'' میں رہا، یہ مسجد حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ کی جانب منسوب ہے، انہوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی، اور اس کا افتتاح بھی فرمایا تھا، مسجد کے ساتھ ''اطیب المدارس'' کی عمارت ہے، کھانا مغرب کے بعد مولوی احمد اللہ کے والد کے مکان پر تھا، کھانے پر کافی علماء موجود تھے، فراغت پر مسجد حاضر ہوئے، آج کا دن خوب مصروفیت کا تھا آرام کا وقت بھی نہ ملا، بیان کی فکر سوار تھی، خیر ''توكلاً على الله'' بعد نماز حمد وصلاۃ کے ساتھ تین آیتوں کا انتخاب کیا: (۱) ﴿أم كنتم شهداء ....﴾ (۲) ﴿لقد كان لسبإ ....﴾ اور سورۂ قریش، مذکورہ آیتوں کی روشنی میں حق جل مجدہ نے مفید باتیں کہنے کی توفیق عطا فرمائی، علمائے کرام نے ہمت افزائی کے ساتھ ساتھ کلماتِ تحسین سے نوازا، یہ ان کے اخلاص کی دلیل تھی، پروگرام دعا مع ترجمہ ۱۰ بجے ختم ہوا، بعد ازاں آج دوبارہ جناب قاری یوسف صاحب کے یہاں علمائے کرام کے ساتھ بندہ نے چائے ناشتہ میں شرکت کی، حضرت قاری صاحب (جن کا ذکر خیر پہلے آچکا ہے) کے یہاں علمائے کرام جمع ہوئے، جن میں ہمارے طلبائے کرام کے

علاوہ حضرت قاری یعقوب صاحب تنکاروی، مولانا ثناء اللہ صاحب، مولوی صادق بوڈھانوی صاحب وغیرہ موجود حضرات کے ساتھ ٹھنڈے اور گرم مشروبات وماکولات وحلویات کے درمیان تبادلہ خیال جاری رہا، یہ سب حضرات نے اپنائیت اور ذرہ نوازی کا معاملہ کیا، حق تعالیٰ تمام ہی کو دارین کی سعادتوں اور برکتوں سے نوازیں، آمین، یہ مجلس ۱۲ بجے ختم ہوئی اور محبت کی فضاء میں الگ ہوگئے، امشب کا قیام بھی مولوی سلیم موریا کے مکان پر تھا مگر قاری صاحب کے اصرار کی وجہ سے مولوی سلیم کی اجازت کے بعد ان ہی کے مکان پر قیام کیا، حضرت قاری صاحب کے یہاں علمائے کرام کی آمد ورفت رہا کرتی ہے، اور انہوں نے ایک کمرہ اس کے لیے خاص کر رکھا ہے۔

الحمد للہ پرسکون وپر بہار مکان کا جائے وقوع سامنے سمندر کی ذکر جہری کرتی ہوئی موجیں اور قرب وجوار کے درختوں پر پرندوں کا ذکر اجتماعی وجہری، مسجد میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی آہ وفغاں ان تمام چیزوں نے انابت الی اللہ کی کیفیت طاری کردی۔

یوم الاربعاء ا، اپریل:۔

علی الصباح بیدار ہوکر فجر کے لیے تیاری کر کے ''اطیب المساجد'' کے قریب واقع عبادت خانہ میں فجر کی نماز ادا کی گئی اور فجر کے بعد ہی یہاں پر ۲۰ منٹ مختصر پروگرام رہا، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا واقعہ وفات اور تلاوتِ قرآن کی اہمیت بتائی گئی، پروگرام کے بعد ساحل سمندر پر سیر وتفریح کی، واپسی پر قبرستان جانا ہوا، اور مولوی سلیم موریا کے مکان پر ناشتہ کرنے کے بعد کچھ آرام کیا، اور ٹھیک ۱۰ بجے اطیب المدارس کی

زیارت کے لیے گئے، یہ جزیرۂ ری یونین کا سب سے بڑا مکتب ہے ۴۰۰ سے زائد بچوں کے لیے مختلف اوقات میں تعلیم کا نظم ہے، اور ماشاء اللہ اطیب المدارس کے لیے اسم بامسمیٰ ''اطیب الاساتذہ'' موجود ہیں، جو باذوق باہمت مخلص اور ان سب کے ساتھ ماہر فن ہیں اور آپس کے ربط وتعلق میں بے مثال ہیں، حق تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائیں، اور ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائیں، آمین، اسی جگہ حضرت مولانا یعقوب بیمات سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جو احسن القواعد کے طرز پر اطیب القواعد ۳۰ سال سے پڑھا رہے ہیں، یہ ان کے اخلاص کا بیّن ثبوت ہے، نیز حضرت مولانا انور منصور صاحب جو جامعہ حسینیہ کے قدیم فارغین میں سے ہیں، انہوں نے بھی اپنے آپ کو مرکز اور اطیب المدارس کے لیے وقف کر رکھا ہے، اور دوسرے نوجوان اساتذہ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا، اطیب المدارس کے صدر جناب مولانا اسحاق صاحب اور مفتی فیصل ولی اور دیگر حضرات کے ساتھ مدرسہ کی عمارات کا معاینہ کیا ماشاء اللہ عمارتیں دیدہ زیب پرشکوہ تھیں، مدرسہ کے نظم ونسق اور صفائی کے اہتمام نے ہمیں خوب متأثر کیا۔

یہاں حفظ کا تجوید کے ساتھ مکمل نظام ہے تجوید کے ذمہ دار قاری محمد سعید عبدہ ہے جو اپنے فن میں ماہر ہے حق تعالیٰ اطیب المدارس اور جزیرہ کے تمام مکاتب ومدارس کو آباد رکھے۔ دل سے دعائیں نکلی اور ٹھیک ۱۱ بجے ان مخلصین سے الوداعی مصافحہ ومعانقہ کرتے ہوئے طرفین نے فی امان اللہ کہا اور آگے کی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

ٹھیک ۱۵، ۱۱ پر سیمپر کو خیر آباد کہتے ہوئے سنبڈ ویل کی طرف رخ کیا۔

مولانا حسین کے یہاں دوپہر کا کھانا تھا، ہم نے کھانے سے قبل وہاں حضرت

مولانا رشید بزرگ صاحب کی زیارت اور دعائیں لی۔ حضرت تقریباً ۱۹۶۳ء سے
یہاں مقیم ہیں، علاقہ کا شاید ہی کوئی مرد وعورت ان کی شرف شاگردیت سے محروم رہا ہو
۴۰ سال سے ایک ہی جگہ قیام پذیر ہیں، حق جل مجدہ ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائے
اور امت کو حق تعالیٰ ایسے مخلصین سے سرفراز فرمائے۔ اب کھانے کا وقت ہو رہا تھا،
مولوی حسین صاحب منتظر تھے وقت موعود پر پہنچے یہاں کھانے کی مجلس پر لطف رہی، اور
دوسرے ایک بزرگ حضرت مولانا اسماعیل صاحب دام ظلہ نے ملاقات کا شرف بخشا
مولانا محترم بھی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے قدیم فضلائے کرام میں سے ہے
انتہائی متواضع عمر کے فرق کے باوجود حضرت نے خوب اکرام کیا، یہی وہ ہمارے قدیم
فضلاء کی خصوصیت ہے، مگر افسوس اب یہ چیز نایاب ہوتی جارہی ہے۔ حق جل مجدہ
حضرت کے سایہ عاطفت کو باقی رکھے۔ کھانے کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی، بعدازاں فوراً
ہی مولوی اسلم رسول میاں کے یہاں چائی وغیرہ سے فارغ ہو کر مولوی منصور اور مولوی
موسیٰ کے جدید عبادت خانہ پر حاضری دی، ٹھیک عصر کے وقت سینڈنیس پہنچے، اب
وقت تنگ ہو رہا تھا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت تھا۔ اولاً یہاں کے قبرستان حاضر
ہوئے اور قاری احمد چوکسی صاحب☆، حاجی یوسف راوت صاحب اور حاجی ابراہیم تاد
والا تینوں حضرات کے مزارات پر خصوصاً اور عموماً تمام ہی کے لئے دعاء مغفرت کی،
بعدازاں مولانا خلیل راوت صاحب کے یہاں ان کے خسر محترم کی وفات پر تعزیت
کے لئے حاضری دی اور مؤذن نے ۱۵ منٹ کے بعد اذانِ مغرب کی صدا بلند کی، مولانا
محترم سے اجازت لی اگرچہ وہ خود بھی تشنگی کا احساس کر رہے تھے، مگر بادل ناخواستہ

☆ قاری امین چوکسی امام مسجد شفاء جوہانسبرگ کے والد مرحوم۔

اجازت لیکر یہاں کی سو سالہ قدیم مسجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا،
نیز اسی مسجد میں استاذنا المکرّم قاری محمد کروڈیا صاحب منصبِ امامت پر فائز ہیں، اب
کھانے کا وقت ہو رہا تھا، مولوی حسین کے بھائی مولوی حسن صاحب کے یہاں دعوت
تھی، کھانے میں کافی علماء کرام کو مدعو کر رکھا تھا، فراغت پر مسجد جانا ہوا چونکہ عشاء کا وقت
قریب تھا۔

امشب بعد نمازِ عشاء اس مسجد میں جس میں روزانہ شیخِ وقت حضرت حاجی قاسم
بوادی والا صاحب کی مجلس منعقد ہوتی ہے، حاضری کا کا شرف حاصل ہوا، اس کی غرض
حضرت والا کی زیارت اور ان سے دعائیں لینے اور دعاء کی درخواست تھی۔ احقر صلاۃ
وتر سے فارغ ہو کر خوب عقیدت کے ساتھ حاضر ہوا اور مصافحہ و معانقہ کے بعد میں نے
حضرت سے مؤدبانہ التماس کی کہ حضرت آپ خود ہی بیان فرمائے۔ واقعۃً اس وقت
حضرت کے وجود مسعود نے جزیرہ کو روحانی اعتبار سے باغ و بہار بنا رکھا ہے اور ظلمت
کدہ میں ہدایت کا چراغ روشن کیا ہوا ہے۔ اصرار کے باوجود حضرتؒ نے مجھے حکم فرمایا
اور "توکلاً علیٰ اللہ" موقع اور محل کی رعایت کرتے ہوئے ادب اور ذکر کے موضوع پر
چند باتیں عرض کی۔ یہ حضرت کی روحانی توجہات کا نتیجہ تھا اور کھلی آنکھوں اللہ کی مدد کا
مشاہدہ کیا اور مضامین کی آمد ہی آمد رہی علامہ ابن تیمیہ کے حالات ذکر کئے۔ الحمد للہ
پروگرام اچھا رہا پروگرام کے بعد حضرت شیخ صاحب نے خوب دعائیں دی اور ہمت
افزائی فرمائی اور اپنے گہرے تأثرات کا اظہار فرمایا، ذلک فضل اللّٰہ۔ اس
پروگرام کی ایک یہ خصوصیت رہی کہ قدیم علماء تشریف فرما تھے خاص طور پر قاری نذیر
احمد صاحب اور مولانا اسماعیل صاحب اور مولوی یوسف نورگت صاحب وغیرہم اور

مولوی سلیمان پانچ بھایا صاحب وغیرہم۔ بعدازاں مرحوم ومغفور مولانا غلام محمد نورگت صاحب کے صاحبزادہ گرامی حافظ شعیب ''سلمہ الصمد'' نے اپنے گھر ٹھنڈے مشروبات کے لئے مدعو فرمایا۔ ایک درجن سے زیادہ علماء کرام نے ان کے مکان کو رونق بخشی انہوں نے جی بھر کہ خدمت کی بھائی شعیب خلیق ملنسار خادم علماء ہیں، عام طور ہر آنے والے عالم کا ان کے مکان سے گذرنا ضروری ہے۔ آج کا پروگرام خوب اچھا رہا اور حضرت مولانا اسماعیل صاحب سے ان کے دولتکدہ پر عدم حاضری پر معذرت کرتے ہوئے بہت دیر سے تقریباً ۱۱،۳۰ بجے عزیزم قاری شوکت لمباڈا کے مکان پر (سینٹپول) روانہ ہوئے، یہ قیام کا آخری دن تھا اور انہیں کے مکان پر پہلی رات گزاری تھی'' کل شئ یرجع إلىٰ أصله'' امشب اگرچہ کافی دیر ہوچکی تھی، موجود طلبۂ کرام نے درخواست کی کے ہمیں کچھ وقت دیا جائے، عزیز طلبۂ کرام کے ساتھ رات دو بجے تک مذاکرہ ہوتا رہا اور اس کر بعد آرام کا موقعہ میسر ہوا۔

یوم الخمیس ۲/ اپریل:۔

عزیزم مولوی شوکت کے یہاں مولوی عثمان قاضی اور امداد اللہ لمبات بھی ساتھ رہے، آج چونکہ یہاں اخیری رات تھی اس لئے ان عزیزوں نے فرمائش کی کہ ہمیں کچھ وقت دیا جائے، چونکہ پروگرام اور ملاقاتوں کی وجہ سے انہیں زیادہ وقت نہیں دیا جاسکا تھا اس لئے اب ان کے ساتھ گفت وشنید ہوتی رہی، اور علی الصباح بیدار ہوکر ضروریات سے فارغ ہوکر فجر کی نماز ادا کی گئی، نماز کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق فجر کے بعد اخیری مجلس رکھی گئی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سامنے رکھ

کر ۳۰ منٹ بات کی اسکے بعد جناب اسماعیل پٹیل کے مکان پر ناشتہ اور حافظ عثمان کے یہاں چائی نوشی کرتے ہوئے قاری شوکت کے یہاں حاضری ہوئی غسل کیا صاف کپڑے زیب تن کئے اور دو رکعت نماز پڑھکر واپسی کا احرام بانڈھا، آٹھ بجے ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور ضروری کارروائی مکمل کی رخصت کرنے کے لئے آنے والوں میں حسب ذیل حضرات کے نام یاد رہ گئے: قاری شوکت، مولوی جنید خیر الدین، مولوی جنید ماداغسکر، مولانا عثمان قاضی، مولوی عباس، مولوی حسن صاحب۔ وقت نے مزید ساتھ دیا اور ایرپورٹ پر ایک نشست ہوگئی، وہ حضرات اپنے جذبات میں دوبے ہوئے گہرے تأثرات کا اظہار کرتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔ اخیر میں ۱۰،۳۰ منٹ پر الوداعی مصافحہ ومعانقہ طرفین دبدباتی آنکھوں اور خاموش زبان کے ساتھ فی امان اللہ کہا وہ کار کی طرف اور ہم طائرہ کی طرف۔ دیوار نے ہمارے درمیان حجاب کا کام دیا۔

ایک ہفتہ کا سفر جو ۲۶ مارچ سے لیکر ۲ اپریل ۲۰۰۹ تک تھا چشم زدن میں ختم ہوگیا۔ طرفین نے ہرایک کے دلوں میں یادوں کی بارات کو چھوڑا، باقی رہے نام اللہ کا۔

الحمد للہ اس پورے سفر میں علماء کرام، ائمہ عظام، طلبہ عزیز، ذمہ داران مساجد و مدارس ومکاتب اور عوام الناس اور مشائخ وقت نے اعزاز واکرام سے نوازا۔ فجزاھم اللہ جزاءً حسناً۔

یہاں جن علماء سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا وہ یہ تھے: حضرت مولانا موسیٰ سلودی صاحب، حضرت مولانا محمد سلودی، حضرت مولانا اسماعیل کوساڈوی، حضرت قاری یوسف لمباڈا صاحب والد محترم قاری شوکت لمباڈا صاحب۔

بادش بخیر سات روزہ سفر میں عزیزم امداداللہ لمبات زید مجدہ (الطالب فی الصّف الثالث باء) دارالعلوم زکریا ساتھ ساتھ رہے اور پوراوقت میرے ساتھ ہی گزارا۔ حق تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطافرمائے اور دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

ملاحظہ: یہ سطریں محض ایک یادداشت کے طور پر مرتب کی گئی ہیں، واپسی میں دورانِ سفر حافظہ کی مدد سے اگر کسی کا نام رہ گیا یا کسی وجہ سے یاد نہ آیا ہو تو معاف فرمائے ، ان سطروں کا مقصد صرف اور صرف اپنے عزیزوں کی خدمت کو محفوظ کرنا ہے۔

فقط والسلام۔

وانا العبد الضعیف عباس بن آدم۔ ۲/اپریل ۲۰۰۹ء

خادم الحدیث النبوی الشریف بدارالعلوم زکریا لنیشیا جنوبی افریقہ

تم بحمد اللہ